سبق نمبر16: اردو غزل کا ارتقاء			ماڈیول نمبر3			
	زبان کی مہارتیں					
سرگرمیاں عملی کام	اصناف قواعد اسلوب	لکھنا	پڑھنا	سننا بولنا	سبق کا نام	سبق نمبر
ہماری غزل کی تاریخ پڑھنا	اردو شاعری کی صنف غزل	سوالات کے جوابات	غزل کا ارتقاء پڑھنا	نئے الفاظ اور محاوروں کا گفتگومیں استعمال	اردو غزل کا ارتقاء	16

سبق کا خلاصہ:

غزل عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عشق و محبت کی باتیں کرنا، تاہم غزل کسی بھی زمانے میں اپنے لغت کے معنی کی پابند نہیں رہی۔ ہر دور کے شاعروں نے مختلف موضوعات کو غزل کا موضوع بنایا ہے۔

غزل میں زندگی کے ہر رنگ کو پیش کیا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ غزل انسانی زندگی کے بہت قریب ہے۔ غزل کی یہی خوبی اسے شاعری کی دوسری اصناف سے ممتاز کرتی ہے۔ اسی وجہ سے رشید احمد صدیقی کا کہنا ہے کہ غزل اردو شاعری کی آبرو ہے۔ غزل کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ تاریخی حوالوں سے معلوم ہوتا ہےک ہندوستان میں اردو شاعری کی ابتدا بارہویں صدی عیسوی میں ہو چکی تھی۔

دکن میں قلی قطب شاہ سے ولی دکنی تک اردوغزل گو شاعروں کے جو نام ملتے ہیں ان میں محمد قلی قطب شاہ، عبداللہ قطب شاہ، ملک نصرتی ،غواص، ملاوجہی، عوامی، لطفی کے نام اہم ہیں۔ ان شعراء نے غزل کو ہندوستانی رنگ دینے اور اس کو زیادہ سے زیادہ خوبصورت بنانے کے لئے اچھی کوششیں کی ہیں۔

نمونے کے چند اشعار:

دنیا کا حکمت نا پوچھیں ہرگزحکیماں علم سوں
گاؤ ترانہ عیش کا ہر دم پیا کے نام پر معانی

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے
ولی دکنی

تاریخی حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی ہند میں اردو غزل کی راہ ولی کے ذریعے ہموار ہوئی۔ ولی کے دلی آنے کے بعد شمالی ہند کے شعرا نے اردو غزل کی طرف توجہ کی۔
شمالی ہند میں غزل کا یہی دور ہے، جس میں شاہ مبارک، آبرو، فائز دہلوی، یکرنگ، مظہر جان جاناں، اور خان آرزو جیسے مشہور شاعر ہوئے۔ مظہر جان جاناں معنی، سراج الدین، علی خان آرزو نے زبان کی درستگی، صفائی اور سادگی پر زور دیا۔ نئے خیالات کو غزل میں پیش کیا۔ اور ایہام گوئی کی روایت کو غزل میں ختم کیا۔ دکنی الفاظ کی جگہ فارسی الفاظ پہ زیادہ توجہ دی۔ دلی جذبات کے گداز نے ان کی غزل کو دلکشی بخشی۔

اٹھارویں صدی سے انیسویں صدی تک غزل میں کئ طرح کے موڑ آئے۔ اس زمانے میں شعراء نے غزل پر خاص توجہ دی۔ خواجہ میر درد، میر تقی میر، محمد رفیع سودا، انشااللہ خان مصحفی اور جرات اس دور کے مشہور غزل گو شاعر ہیں۔

کچھ نمونے:

گل پھینکے ہیں غیروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانۂ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی
مرزا محمد رفیع سودا

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے
میر تقی میر

اٹھارویں صدی سے انیسویں صدی تک دبستان دہلی اور دبستان لکھنو کا تصور قائم ہوا تو اردو غزل بھی دہلی اور لکھنؤ اسکول کے خانوں میں تقسیم ہوگئی۔ لکھنؤ والوں نے زبان پر خاص توجہ دی۔ زبان کی درجہ بندی کر دی گئی۔ عوام کی زبان علاحدہ اور خواص کی زبان علاحدہ قرار دی گئی۔

نمونہ:

آکے جو میرے پاس تو منھ پھیر کر بیٹھے
یہ آج نیا آپ نے دستور نکالا
جرات

جو ترے پاس سے آتا ہے پوچھوں ہی یہی
کیوں جی کچھ ذکر ہمارا بھی وہاں رہتا ہے
رنگین

لکھنؤ کے برخلاف دلی میں ماحول سنجیدہ تھا۔ دلی میں مومن، غالب، ذوق اور بہادر شاہ ظفر جیسے شعراء غزل کی زلفوں کو سنوار رہے تھے۔ دہلی کے شعرا کے یہاں ظاہری حسن پرستی کی جگہ روحانیت، تغزل، اور تہہ داری ہے۔ زبان و بیان کی پاکیزگی اور خیال کی لطافت ہے۔

نمونہ:

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔
مومن

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور
غالب

انیسویں صدی کے دور میں سماجی، ادبی اور ہر اعتبار سے بہت تبدیلیاں ہوئیں۔ جدید تہذیبی رویوں نے زندگی کے بہت سے اقدار کو بدل ڈالا تو شعروادب پر بھی اس کا اثر پڑا۔

اس دورمیں شاد عظیم آبادی، حسرت موہانی، فانی بدایونی اور جگر وہ بڑے شاعر ہیں جنہوں نے اپنی فنکاری سے اردو غزل کو زمانے اور زندگی کا ترجمان بنایا۔

نمونہ:

چپکے چپکے رات دن آنسو بہانہ یاد ہے
ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے
حسرت موہانی

یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے، کہ گلستاں بنا دیا۔
جگر

اقبال نے اردو غزل کو نئی معنویت اور گہرائی دی۔ انہوں نے نئی فکر اور نیا لہجہ غزل میں اپنا کر اس کو فن کی بلندی پر پہنچا دیا:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
اقبال

1936 کا زمانہ غزل کے لیے پھر ایک نیا موڑ ثابت ہوا۔ ترقی پسند تحریک سے تعلق رکھنے والے شعراء نے نئی تکنیک اور نئے تجربوں کو اپنایا تو کچھ نے قدیم روایات کی پابندی پر زور دیا۔ ترقی پسند تحریک کے ساتھ آزادی کی تحریک بھی جاری تھی۔ اس

زمانے میں ہندوستان کے حالات سیاسی اور سماجی بڑی تیزی سے بدل رہے تھے۔ اس دور کے شعراء میں فراق، مجنون، مجاز، مخدوم، اختر الایمان، مجروح، جان نثار، فیض احمد فیض جیسے شعراء کا غزل کی روایات کو آگے بڑھانے میں اہم رول ہے۔ یوں تو سبھی نے غزل کی روایات کو نئے تجربات سے آشنا کیا تاہم فیض اور فراق کی آواز میں زیادہ توانائی دکھائی دیتی ہے۔

نمونہ:

دونوں جہاں تری محبت میں ہار کے
وہ جا رہا ہے کوئی شب غم گزار کے
فیض

بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں
فراق

ہندوستان کی آزادی اور ملک کی تقسیم ایک اعتبار سے تو زبردست حادثہ تھی مگر ادبی لحاظ سے یہ بڑا اہم واقعہ ثابت ہوئی۔ اردو غزل کے شعراء نے اس دور کے حالات اور کیفیات کو خوب بیان کیا۔ تاہم انہوں نے اس دور کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کے تحت غزل میں بھی اہم تبدیلیوں کو راہ دی۔ اس دور میں ناصر کاظمی، ابن انشاء، زبیر رضوی، مظہر امام، ندا فاضلی، شہریار اور ساقی فاروقی قابل ذکر ہیں۔
اردو غزل کے اس ارتقائی جائزے سے واضح ہو جاتا ہے کہ غزل ابتدا سے آج تک مختلف مرحلوں اور تجربات سے گزرتی رہی۔ اور وہ بھی کبھی اپنی لغوی معنی میں، کبھی محدود نہیں رہی۔
غزل میں کبھی سرمایہ داری کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ کبھی معاشرے کی بے چینی اور کرب کو غزل نے آئینہ کر دیا۔ سچ تو یہ ہے کہ ہماری پوری تہذیب غزل میں اور غزل ہماری تہذیب میں ڈھلی ہوئی ہے۔ اس لیے تاریخی سفر میں غزل ہمیشہ اپنی روایات سے جڑی رہی۔ غم محبوب اور عشق کی کسک آج بھی غزل کا موضوع ہے۔ آج بھی غزل کا سفر اسی آب وتاب سے جاری و ساری ہے جس طرح آغاز میں تھا۔ غزل بوڑھی ہونے کے بجائے دن بہ دن جوان ہوتی جا رہی ہے۔

خاص باتیں:

* غزل کا ہر شعر معنی اور مطلب کے اعتبار سے مختلف اور اپنی جگہ مکمل ہوتا ہے۔
* غزل کے پہلے شعر کو مطلع اور آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔

سمجھنے کی باتیں:

سولھویں صدی اور سترھویں صدی میں دکن کے مشہور غزل گو شعراء کے نام ہیں:
* معانی، عوامی، حسن، ملا خیال، ولی دکنی
* خواجہ میر درد، میر تقی میر، انشاء اللہ خان انشاء، وغیرہ

میر درد نے خاص طور پر روحانیت اور تصوف کو غزل میں سمو دیا۔
* جو شعراء دلی میں رہ گئے ان میں شاہ ظفر، مومن، ذوق اور غالب مشہور ہوئے۔
* 1857 کے بعد اردو غزل ایک دور میں شامل ہوئی۔

اپنی جانچ آپ کیجئے:
متن پر مبنی سوالات

مختصر ترین جواب والا سوال:

* غزل کو اردو شاعری کی آبرو کس نے کہا ہے؟

[ ] غالب
[ ] میر
[ ] رشید احمد صدیقی

مختصر جواب والا سوال:

* کلاسیکل غزل کے دو شعراء کے نام لکھیے۔

طویل جواب والا سوال:

غالب کے دور کی خصوصیات کیا ہیں اور اس کے ہم عصر شعراء کون کون سے ہیں؟

****